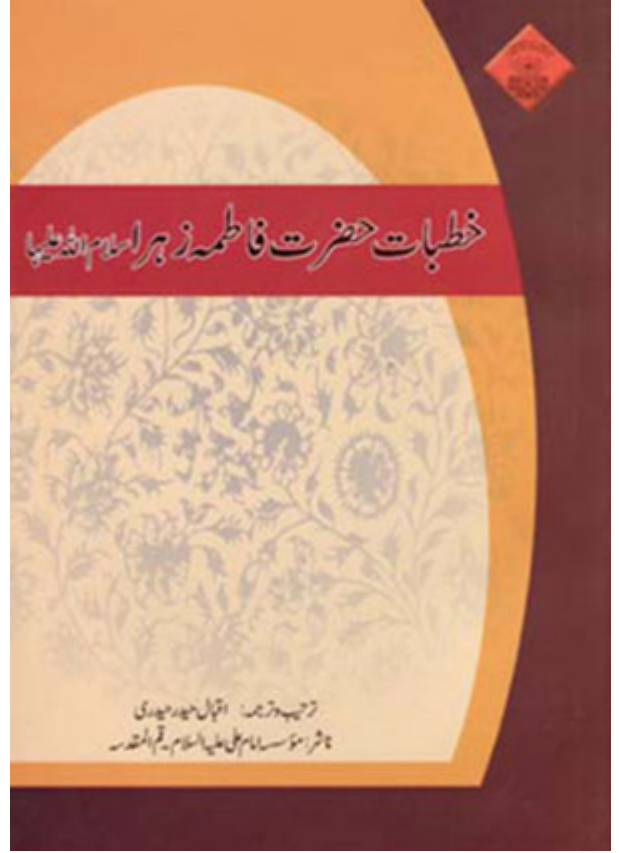


حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا:

<"xml encoding="UTF-8?">



حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا نے مجمع کو مخاطب کر کے فرمایا:

تم خدا کے بندے، امرونی کے پرچم دار اور دین اسلام کے عہدہ دار ہو، اور تم اپنے نفسوں پر اللہ کے امین ہو، تم ہی لوگوں کے ذریعہ دوسری قوم تک دین اسلام پہنچ رہا ہے، تم نے گویا یہ سمجھ لیا ہے کہ تم ان صفات کے حقدار ہو، اور کیا اس سلسلہ میں خدا سے تمہارا کوئی عہد و پیمان ہے؟ حالانکہ ہم بقیۃ اللہ اور قرآن ناطق ہیوہ کتاب خدا جو صادق اور چمکتا ہوا نور ہے جس کی بصیرت روشن و منور اور اس کے اسرار ظاہر ہے، اس کے پیرو کار سعادت مند ہیں، اس کی پیروی کرنا، انسان کو جنت کی طرف ہدایت کرتا ہے، اس کی باتوں کو سننا وسیلہ نجات ہے اور اس کے بابرکت وجود سے خدا کی نورانی حجتوں تک رسائی کی جاسکتی ہیں اس کے وسیلہ سے واجبات و محرمات، مستحبات و مباہات اور قوانین شریعت حاصل ہو سکتے ہیں۔

خداوند عالم نے تمہارے لئے ایمان کو شرک سے پاک ہونے کا وسیلہ قرار دیا، نماز کو تکبر سے بچنے کے لئے، زکوۃ کو وسعت رزق اور تزکیہ نفس کے لئے، روزہ کو اخلاص کے لئے، حج کو دین کی بنیادیں استوار کرنے کے لئے، عدالت کو نظم زندگی اور دلوں کے آپس میں ملانے کے لئے سبب قرار دیا ہے۔

اور ہم اری اطاعت کو نظم ملت اور ہماری امامت کو تفرقہ اندازی سے دوری، جہاد کو عزتِ اسلام اور کفار کی ذلت کا سبب قرار دیا، اور صبر کو ثواب کے لئے مددگار مقرر کیا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر عمومی مصلحت کے لئے اور والدین کے ساتھ نیکی کو غضب سے بچنے کا ذریعہ اور صلہ رحم کو تاخیر موت کا وسیلہ قرار دیا، قصاص اس لئے رکھتا کہ کسی کو ناحق قتل نہ کرونیز نذر کو پورا کرنے کو گناہگاروں کی بخشش کا سبب قرار دیا اور پلیدی اور پست حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے شراب خوری کو حرام کیا، زنا کی نسبت دینے سے اجتناب کو لعنت سے بچنے کا ذریعہ بنایا، چوری نہ کرنے کو عزت و عفت کا ذریعہ قرار دیا، خدا کے ساتھ شرک کو حرام قرار دیا تاکہ اس کی ربو بیت کے بارے میں اخلاص باقی رہے۔

”اے لوگو! تقویٰ و پرہیز گاری کو اپناؤ اور تمہارا خاتمہ اسلام پر ہو“

اور اسلام کی حفاظت کرو خدا کے اوامرو نواہی کی اطاعت کرو۔

”اور خدا سے صرف علماء ڈرتے ہیں۔“

اس کے بعد جناب فاطمہ زہرا نے فرمایا:

اے لوگو! جان لو میں فاطمہ ہوں، میرے باپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تھے، میری پہلی اور آخری بات یہی ہے، جو میں کہہ رہی ہوں وہ غلط نہیں ہے اور جو میں انجام دیتی ہوں بے ہودہ نہیں ہے۔

”خدا نے تم ہی میں سے پیغمبر کو بھیجا تمہاری تکلیف سے انہیں تکلیف ہوتی تھی وہ تم سے محبت کرتے تھے اور مومنین کے حق میں دل سوز و غفور و رحیم تھے۔“

وہ پیغمبر میرے باپ تھے نہ کہ تمہاری عورتوں کے باپ، میرے شوہر کے چچا زاد بھائی تھے نہ کہ تمہارے مردوں کے بھائی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے منسوب ہونا کتنی بہترین نسبت اور فضیلت ہے۔

انہوں نے دین اسلام کی تبلیغ کی اور لوگوں کو عذاب الہی سے ڈرایا، اور شرک پھیلانے والوں کا سد باب کیا ان کی گردنوں پر شمشیر عدالت رکھی اور حق دبانے والوں کا گلاب دیا تاکہ شرک سے پرہیز کریں اور توحید و عدالت کو قبول کریں۔

اپنی وعظ و نصیحت کے ذریعہ خدا کی طرف دعوت دی، بتوں کو توڑا اور ان کے سروں کو کچل دیا، کفار نے شکست کھائی اور منہ پھیر کر بھاگے، کفر کی تاریکیاں دور ہو گئیں اور حق مکمل طور سے واضح ہو گیا، دین کے رہبر کی زبان گویا ہوئی اور شیاطین کی زبانوں پر تالے پڑ گئے، نفاق کے پیروکار ہلاکت و سرگردانی کے قعر عمیق میں جا گرے کفر و اختلاف اور نفاق کے مضبوط بندھن ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔

(اور تم اہلبیت (ع) کی وجہ سے) کلمہ شہادت زبان پر جاری کر کے لوگوں کی نظروں میں سرخ رو ہو گئے، درحالیہ کہ

تم دوزخ کے دھانے پر اس حالت میں کھڑے تھے کہ جیسے پیاسے شخص کے لئے پانی کا ایک گھونٹ اور بھوکے شخص کے لئے روٹی کا ایک تر لقمہ، اور تمہارے لئے شعلہ جہنم اس راہ گیر کی طرح جستجو میں تہاجو اپنا راستہ تلاش کرنے کے لئے آگ کی راہنمائی چاہتا ہے۔

تم قبائل کے نحس پنجوبکی سخت گرفت میں تھے گندا پانی پیتے تھے اور حیوانوں کو کھال سمیت کھا لیتے تھے، اور دوسروں کے نزدیک ذلیل و خوار تھے اور ارد گرد کے قبائل سے ہمیشہ ہراساں تھے۔

یہاں تک خدا نے میرے پدر بزرگوار محمد مصطفیٰ (ص) کے سبب ان تمام چھوٹی بڑی مشکلات کے باوجود جو انہیں درپیش تھی، تم کو نجات دی، حالانکہ میرے باپ کو عرب کے بھیڑے نما افراد اور اہل کتاب کے سرکشوں سے واسطہ تھا ”لیکن جتنا وہ جنگ کی آگ کو بھڑکا تے تھے خدا اسے خاموش کر دیتا تھا“ اور جب کوئی شیاطین میں سے سر اٹھا تا یا مشرکوں میں سے کوئی بھی زبان کھولتا تھا تو حضرت محمد اپنے بھائی (علی) کو ان سے مقابلہ کے لئے بھیج دیتے تھے، اور علی (ع) اپنی طاقت و توانائی سے ان کو نیست و نابود کر دیتے تھے اور جب تک ان کی طرف سے روشن کی گئی آگ کو اپنی تلوار سے خاموش نہ کر دیتے میدان جنگ سے واپس نہ ہوتے تھے۔

(وہ علی (ع)) جو اللہ کی رضا کے لئے ان تمام سختیوں کا تحمل کرتے رہے اور خدا کی راہ میں جہاد کرتے رہے، رسول اللہ (ص) کے نزدیک ترین فرد اور اولیاء اللہ کے سردار تھے ہمیشہ جہاد کے لئے آمادہ اور نصیحت کرنے کے لئے جستجو میں رہتے تھے، لیکن تم اس حالت میں آرام کے ساتھ خوش و خرم زندگی گزارتے تھے، (اور ہمارے لئے کسی بری) خبر کے منتظر رہتے تھے اور دشمن کے مقابلہ سے پرہیز کرتے تھے نیز جنگ کے وقت میدان سے فرار ہو جایا کرتے تھے۔

جب خدا نے اپنے رسولوں اور پیغمبروں کی منزلت کو اپنے حبیب کے لئے منتخب کر لیا، تو تمہارے اندر کینہ اور نفاق ظاہر ہو گیا، لباس دین کہنہ ہو گیا اور گمراہ لوگوں کے سلعے منہ گھل گئے، پست لوگوں سے سر اٹھالیا، باطل کا اونٹ بولنے لگا اور تمہارے اندر اپنی دم ہلانے لگا، شیطان نے اپنا سر کمین گاہ سے باہر نکالا اور تمہیں اپنی طرف دعوت دی، تم کو اپنی دعوت قبول کرنے کے لئے آمادہ پایا، وہ تم کو دھوکہ دینے کا منتظر تھا، اس نے ابھارا اور تم حرکت میں آ گئے اس نے تمہیں غضبناک کیا، تم غضبناک ہو گئے وہ اونٹ جو تم میں سے نہیں تھا تم نے اسے علامت دار بنا کر اس جگہ بٹھادیا جس کا وہ حق دار نہ تھا، حالانکہ ابھی پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی موت کو زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور ہمارے زخم دل نہیں بھرے تھے، زخموں کے شگاف بھرے نہیں تھے، ابھی پیغمبر (ص) کو دفن بھی نہیں کیا تھا کہ تم نے فتنہ کے خوف کے بہانے سے خلافت پر قبضہ جمالیا ”لیکن خبردار ہو کہ تم فتنہ میں داخل ہو چکے ہو اور دوزخ نے کافروں کا احاطہ کر لیا ہے۔“

افسوس تمہیں کیا ہو گیا ہے اور تم نے کونسی ڈگری اختیار کر لی ہے حالانکہ اللہ کی کتاب تمہارے درمیان موجود ہے اور اس کے احکام واضح اور اس کے امر و نہی ظاہر ہیں تم نے قرآن کی مخالفت کی اور اسے پس پشت ڈال دیا، کیا تم قرآن سے روگردانی اختیار کرنا چاہتے ہو؟ یا قرآن کے علاوہ کسی دوسری چیز سے فیصلہ کرنا چاہتے ہو؟

”ظالمین کے لئے کس قدر برا بدلا ہے“

”جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین کو اختیار کرے اس کا دین قبول نہیں کیا جائیگا اور آخرت میں ایسا شخص سخت گھاٹے میں ہوگا۔“

تم خلافت کے مسئلہ میں اتنا بھی صبر نہ کر سکتے کہ خلافت کے اونٹ کی سرکشی خاموش ہو جائے اور اسکی قیادت آسان ہو جائے (تاکہ آسانی کے ساتھ اس کی مہار کو ہاتھوں میں لے لو) اس وقت تم نے آتش فتنہ کو روشن کر دیا اور اس کے ایندھن کو اوپر نیچے کیا (تاکہ لکڑیاں خوب آگ پکڑ لیں) اور شیطان کی دعوت کو قبول کر لیا اور دین کے چراغ اور سنت رسول (ص) کو خاموش کرنے میں مشغول ہو گئے، تم ظاہر کچھ کرتے ہو لیکن تمہارے دلوں میں کچھ اور بھرا ہوا ہے۔

میں تمہارے کاموں پر اس طرح صبر کرتی ہوں جس طرح کسی پرچھری اور نیزے سے پیٹ میں زخم کر دیا جاتا ہے، اور وہ اس پر صبر کرتا ہے۔

تم لوگ گمان کر تے ہو کہ ہمارے لئے ارث نہیں ہے،؟! ”کیا تم سنت جاہلیت کو نہیں اپنا رہے ہو؟!“

”کیا یہ لوگ (زمانہ) جاہلیت کے حکم کی تمنا رکھتے ہیں حالانکہ یقین کرنے والوں کے لئے حکم خدا سے بہتر کون ہوگا۔“

کیا تم نہیں جانتے کہ صاحب ارث ہم ہیں، چنانچہ تم پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ میرسول کی بیٹی ہوں، اے مسلمانو! کیا یہ صحیح ہے کہ میں اپنے ارث سے محروم رہوں (اور تم میری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر میرے ارث پر قبضہ جمالو)۔

اے ابن ابی قحافہ! کیا یہ کتاب خدا میں ہے کہ تم اپنے باپ سے میراث پاؤ اور ہم اپنے باپ کی میراث سے محروم رہیں، تم نے فدک سے متعلق میرے حق میں عجیب و غریب حکم لگایا ہے، اور علم وفہم کے باوجود قرآن کے دامن کو چھوڑ دیا، اس کو پس پشت ڈال دیا؟

کیا تم نے بھلا دیا کہ خدا قرآن میں ارشاد فرماتا ہے <وورث سلیمان داود> ”جناب سلیمان نے جناب داود سے ارث لیا“، اور جناب یحیٰ بن زکریا کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے کہ انہوں نے دعا کی:

”بارِ الہا! اپنی رحمت سے مجھے ایک فرزند عنایت فرما، جو میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو“، نیز ارشاد ہوتا ہے: ”اور صاحبانِ قرابت خدا کی کتاب میں باہم ایک دوسرے کی (بہ نسبت دوسروں) زیادہ حق دار ہیں۔“ اسی طرح حکم ہوتا ہے کہ ”خدا تمہاری اولاد کے حق میں تم سے وصیت کرتا ہے کہ لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے برابر ہے“

نیز خداوند عالم نے ارشاد فرمایا:

”تم کو حکم دیا جاتا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے سامنے موت آکھڑی ہو بشرطیکہ وہ کچھ مال چھوڑ جائے تو ماں باپ اور قرابت داروں کے لئے اچھی وصیت کرے ، جو خدا سے ڈرتے ہیں ان پر یہ ایک حق ہے۔“

کیا تم گمان کرتے ہو کہ میرا اپنے باپ سے کوئی رشتہ نہیں ہے اور مجھے ان سے میراث نہیں ملے گی ؟

کیا خداوند عالم نے ارث سے متعلق آیات کو تم ہی لوگوں سے مخصوص کر دیا ہے ؟ اور میرے باپ کو ان آیات سے الگ کر دیا ہے ؟ یا تم کہتے ہو کہ میرا اور میرے باپ کا دوا لگ الگ ملتوں سے تعلق ہے ؟ لہذا ایک دوسرے سے ارث نہیں لے سکتے۔

آیاتم لوگ میرے پدر بزرگوار اور شوہر نامدار سے زیادہ قرآن کے معنی و مفہیم ، عموم و خصوص اور محکم و متشابہات کو جانتے ہو ؟

تم نے فدک اور خلافت کے مسئلہ کو اونٹ کی طرح مہار کر لیا ہے اور اس کو آمادہ کر لیا ہے جو قبر میں تمہاری ساتھ رہے گا اور روز قیامت ملاقات کریگا ۔

اس روز خدا بہترین حاکم ہوگا اور محمد بہترین زعیم ، ہمارے تمہارے لئے قیامت کا دن معین ہے وہاں پر تمہارا نقصان اور گھاٹا آشکار ہو جائے گا اور پشیمانی اس وقت کوئی فائدہ نہ پہونچائے گی، ” ہر چیز کے لئے ایک دن معین ہے “ ۔ ” عنقریب ہی تم جان لو گے کہ عذاب الہی کتنا رسوا کنندہ ہے ؟ اور عذاب بھی ایسا کہ جس سے کبھی چھٹکارا نہیں۔“

عربی، تن:

ثم التفتت فاطمة الى اهل المجلس وقالت :

انتم عباد الله نصب امره ونهيه، وحملة دينه ووحيه، وامناء الله على انفسكم، وبلغاءه الى الأمم زعيم حق له فيكم، وعهد قدّمه اليكم، ونحن بقية استخلفها عليكم كتاب الله الناطق، والقرآن الصادق، والنور الساطع، والضياء اللامع، بيّنة بصائره، منكشفة سرائره، منجلىة ظواهره، مغتبطة به اشياعه، قائداً الى الرضوان اتباعه، مودّالي النجاة استماعه، به تنال حجج الله المنوّرة، وعزائم المفسرة، و محارمه المحذّرة و بيّناته الجالية وبراهينه الكافية، و فضائله المندوبة ورخصه الموهوبه و شرائعه المكتوبة

فجعل الله الايمان تطهيراً لكم من الشرك، والصلاة تنزيهاً لكم من الكبر، والزكاة تزكية للنفس، ونماءً في الرزق، والصيام تثبيتاً للاخلاص، والحج تشييداً للدين، والعدل تنسيقاً للقلوب، وطاعتنا نظاماً للملّة، وإمامتنا أماناً من الفرقة، والجهاد عزّاً للاسلام

وذاً لاهل الكفر والنفاق والصبر معونة على استيجاب الاجر، والامر بالمعروف والنهي عن المنكر مصلحة للعامة، وبرّ الوالدين وقايةً من السخط، وصلة الارحام منسأة في العمر ومنمأة للعدد والقصاص حقناً للدماء

والوفاء بالنذر تعريضا للمغفرة، وتوفية المكايل والموازين تغييراً للبخس، والنهي عن شرب الخمر تنزيهاً عن الرجس، واجتناب القذف حجاباً عن اللعنة وترك السرقة إيجاباً للعفة وحرم الله الشرك اخلاصاً له بالربوبية

(فاتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون)

{ سورة آل عمران آيت ١٠٢ }

واطيعوا الله فيما امركم به ونهاكم عنه

(انما يخشى الله من عباده العلماء)

{ سورة فاطر- آيت ٢٨ }

ثم قالت : ايها الناس اعلموا اني فاطمة ،وابي محمد (صلى الله عليه وآله وسلم) اقول عوداً وبدواً اولا اقول
ما اقول غلطاً، ولا افعل ما افعل شططاً .

(لقد جاءكم رسول من انفسكم عزيز عليه ما عنتم حر يص عليكم بالمومنين روف رحيم)

{ سورة توبه آيت ١٢٨ }

فان تعرفوه وتعرفوه تجدوه ابي دون نساءكم، واخا بن عمي دون رجالكم ولنعم المعزي اليه صلى الله عليه وآله وسلم

فبلغ الرسالة صادعاً بالندارة، مائلاً عن مدرجة المشركين ضارباً ثبجهم، آخذاً بأكظامهم داعياً الى سبيل ربه بالحكمة
والموعظة الحسنة يجف الاصنام وينكت الهام حتى انهزم الجمع وولوا الدبر حتى تفرى الليل عن صبحه وأسفر
الحق عن محضه و نطق زعيم الدين وخرست شقاشق الشياطين وطاح وشيظ النفاق وانحلت عقد الكفر والشقاق
وفهت بكلمة الاخلاص و فى نفر من البيض الخماص

وكنتم على شفا حفرة من النار مذقة الشارب و نهزة الطامع وقبسة العجلان و موطى الاقدام تشربون الطرق
وتقتاتون القذاذلة خاسي ن تخافون ان يخطفكم الناس من حولكم فانقذكم الله تبارك وتعالى بابي محمد(صلى
الله عليه وآله وسلم) بعد اللتيا والتي، و بعد ان منى بيهم الرجال وذوبان العرب ومردة اهل الكتاب (كلما اوقدوا ناراً
للحرب اطفأها الله)

{ سورة مائده آيت ٦٢ }

او نجم قرن الشيطان ،او فغرت فاغرة من المشركين قذف اخاه علياً فى لهواتها، فلا ينكفى حتى يطأ جناحها
باخمصه ،ويخمد لهبها بسيفه مكدودا فى ذات الله، مجتهداً فى امر الله قريباً من رسول الله ،سيداً فى اولياء الله،
مشمراً ناصحاً ،مجدداً كادحاً لاتأخذه فى الله لومة لائم وانتم فى رفا هية من العيش وادعون فاكهون ، آمنون
تتربصون بنا الدوائر، وتتوكفون الاخبار ،وتنكصون عند التزال، وتفرون من القتال

فلما اختار الله لنبيه دار انبيائه وماوى اصفياه، ظهرت فيكم حسيكة النفاق، وسمل جلاباب الدين، ونطق كاظم الغاوين، ونبغ حامل الاقلين، وهدر فنيق المبطلين، فخطر فى عرصاتكم، واطلع الشيطان راسه من مغرزه هاتفا بكم، فالفاكم لدعوته مستجيبين، وللعزة فيه ملاحظين، ثم استنهضكم فوجدكم خفافا واحمشكم فالفاكم غضابا، فوسمتم غير ابلكم، واوردتم غير مشربكم، هذا والعهد قريب، والكلم رحيب، والجرح لما يندمل، والرسول لما يقبر، ابتداراً زعمتم خوف الفتنة

{ ألا فى الفتنة سقطوا وان جهنم لمحيطة بالكافرين - (سوره توبه ٢٩)

فهيهات منكم وكيف بكم وانى توّفكون، وهذا كتاب الله بين اظهركم، اموره ظاهرة، واحكامه زاهرة، واعلامه باهرة وزاجره لائحة واوامره واضحة قد خلفتموه وراء ظهوركم ارغبة عنه تريدون؟ ام بغيره تحكمون؟ (بئس للظالمين بدلا)

{ سورة كهف آيت ٥٠

(ومن يبتغ غيرالاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين)

{ سورة آل عمران آيت ٨٥

ثمّ لم تلبثوا الا ريث ان تسكن نفرتها، ويسلس قيادها، ثمّ اخذتم توروون وقدتها وتهيجون جمرتها، وتستجيبون لهتاف الشيطان الغوى واطفاء انوار الدين الجلى وإهمال سنن النبى الصفى، تشربون حسواً فى ارتغاء وتمشون لاهله وولده فى الخمرة والضراء، ويصير منكم على مثل حرّالمدى، ووُخزالسنان فى الحشاء

وانتم الان تزعمون ان لا ارث لى من ابى (افحكم الجاهلية تبغون ومن احسن من الله حكماً لقوم يوقنون)

{ سورة مائده آيت ٥٠

افلا تعلمون،! بلى قد تجلى لكم كا الشمس الضاحية انى ابنته

ايّها المسلمون ! اُغلب على ارثى؟

يا ابن ابى قحافة اُفى كتاب الله ترث اباك ولا ارث ابى؟ (لقد جئت شيئا فريا)

افعلنى عمداً تركتم كتاب الله ونبذتموه وراء ظهوركم اذيقول: (وورث سليمان داود)

{ سورة نمل، آيت ١٦

وقال فيما اقتص من خبريحيى بن زكريا عليه السلام اذ قال: (ربّ هب لى من لدنك ولياً يرثنى ويرث من آل يعقوب)

{ سورة مريم، آيت ٢ و٦

وقال : (واولوالارحام بعضهم اولى ببعض فى كتاب الله)

{سوره انفال،آيت ٤٥}

وقال : (يو صيكم الله فى اولا دكم للذكر مثل حظ الانثيين)

{آيه 11 سوره نساء}

وقال : (ان ترك خيرا الوصية للوالدين والا قربين با لمعروف حقا على المتقين)

{سوره بقره،آيت ١٨٠}

وزعمتم ان لا حَظوة لى ولا ارث من ابى ، ولا رحم بيننا، اُفخَصَّكم الله بآية اخرج ابى منها ؟ ام هل تقولون ان اهل ملتين لا يتوارثان؟ اولست انا وابى من اهل ملة واحدة؟ ام انتم اعلم بخصوص القرآن وعمومه من ابى وابن عمى ؟

فدونكها مخطومة مرحولة ، تكون معك فى قبرك، تلقاك يوم حشرک ، فنعم الحكم الله، و نعم الزعيم محمد(صلى الله عليه آله وسلم) والموعد القيامة وعند الساعة يخسر المبطلون ولا ينفعكم اذ تندمون(ولكل نبامستقر) {سوره انعام، آيت ٦٤}

(وسوف تعلمون من ياتيه عذاب يخزيه ويحلّ عليه عذاب مقيم)

{سوره بود آيت ٣٩}